تذکرۂ امام احمد رضا

رسالہ نمبر 19

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی

مکتبۃ المدینہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

شَفاعت کی بِشارت

رَحمتِ عالم،نورِ مُجسم،شاہِ بنی آدم،شفیعِ اُمم ،رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم کافرمانِ شَفاعت نشان ہے۔''جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گامیں اُس کے شَفاعت فرماؤں گا۔''(القولُ البدیع ص ۱۱۷دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

ولادت باسعادت

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت،ولیٔ نعمت ،عظیمُ البَرَکت، عَظیمُ المَرتبت ،پروانۂِ شمعِ رِسالت،مُجَدِّدِ دِین ومِلّت ،حامیِ سُنّت ،ماحِیِ بِدعت،عالِمِ شَرِیعت ،پیرِ طریقت،باعثِ خَیر وبَرَکت،حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رَضا خان (رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے محلّہ جسولی میں ۱۰ شوالِ المکرم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقت ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی ۔سنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،ج۱،ص ۵۸،مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

آپ کا نامِ مبارک محمد ہے،اورآپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اوراسی نام سے مشہور ہوئے ۔(الملفوظ،حصہ اول،ص ۳،مشتاق بک کارنر مرکز اولیاء لاہور)

بچپن کی ایک حکایت

جناب سَیِّد ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوگھر پر ایک مولوی صاحب قرآن مجید پڑھانے آیا کرتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیۂ کریمہ میں بار بار ایک لفظ آپ کو بتاتے تھے مگر آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلتا تھا۔وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے ۔آپ ''زِیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا مولانا رضا علی خان صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی دیکھی حضور کواپنے پاس بلایا اورکلام پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتب نے غلطی سے زِیر کی جگہ زَبَر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰحضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کی زبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔آپ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے۔عرض کیا میں ارادہ کرتا تھا مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔اِس قسم کے واقعات مولوی صاحب کو بار ہا پیش آئے تو ایک مرتبہ تنہائی میں مولوی صاحب نے پوچھا

صاحبزادے! سچ سچ بتادو میں کسی سے کہوں گا نہیں تم انسان ہو یا جن؟ آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں، ہاں اللہ کا فضل و کرم شامل حال ہے۔ (حیاتِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ ج ۱، ۶۸ مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

پہلا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف تیرہ (۱۳) سال دس (۱۰) ماہ چار (۴) دن کی عمر میں تمام مُروّجہ عُلوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ المتکلّمین مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ المنّان سے کر کے سَنَدِ فراغت حاصل کر لی۔ اسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کر دی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱، ص ۲۷۹، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اندازہ عُلومِ جلیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم و بیش پچاس (۵۰) عُلوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت، (عِلمِ ۔تَو۔قی۔ت) میں اِس قَدَر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاء الدین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے ائے، ارشاد ہوا، فرمایئے، اُنہوں نے کہا، وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دیا۔ اُنہوں نے انتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلہ کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا، اِتّفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اِسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بصدِ فرحت و مُسرت واپس تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے اِس قدر

متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صوم وصلوۃ کے پابند ہوگئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ا، ص ۲۲۳، ۲۲۸، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

علاوہ ازیں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علمِ تکسیر ہیئت، علمِ جفر وغیرہ میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

حیرت انگیز قوتِ حافظہ

حضرت ابو حامد سید محمد محدّث کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیل جواب کے لیے جُزئیاتِ فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عَرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ رَدُّالمحتار جلد فلاں کے فُلاں صفحہ پر فُلاں سَطر میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئیہ موجود ہے۔ دُرِّ مختار کے فُلاں صفحے پر فُلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ عالمگیری میں بقید جلد وصفحہ وسَطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ہندیہ میں خیریہ میں مَبسُوط میں ایک ایک کتابِ فِقہ کی اصل عبارت مع صَفحہ وسَطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صَفحہ وسَطر و عبارت پاتے جو زَبانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔ اِس کو ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خُداداد قوتِ حافِظہ سے چودہ (۱۴۰۰) سو سال کی کتابیں حِفظ تھیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ا ص ۲۱۰ مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

صرف ایک ماہ میں حفظ قرآن

حضرت جناب سید ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سید ایوب صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز سے وِرد شروع کردیا جس کا وقت غالباً عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں (۳۰) روز تیسواں (۳۰) پارہ یاد فرمالیا۔

ایک موقعہ پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بالترتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ا ص ۲۰۸ مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

عشقِ رسول (ﷺ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سراپا عشق رسول (ﷺ) کا نمونہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام (حدائق بخشش) اس امر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نوک قلم بلکہ گہرائی قلب سے نکلا ہوا ہر مصرعہ آپ کی سرور عالم (ﷺ) سے بے پایاں عقیدت ومحبت کی شہادت دیتا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی کسی دینوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور تاجدارِ رسالت (ﷺ) کی اِطاعت وغلامی کو دل وجان سے قبول کرلیا تھا۔ اس کا اظہار آپ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح فرمایا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام　　　للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خوشامد سے اِجتناب

ایک مرتبہ ریاست نانپارہ (ضلع بہرائچ یوپی) کے نواب کی مَدح میں شعراء نے قصائد لکھے، کچھ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی گزارش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحب کی مدح میں کوئی قصیدہ لکھ دیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مطلع یہ ہے۔

وہ کمال حسن حضور (ﷺ) ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور مقطع (۲) میں نانپارہ کی بندش کتنے لطیف اشارہ میں ادا کرتے ہیں۔

کروں مدح اہل دول رضا　　　پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا　　　میرا دین پارہ ناں نہیں

فرماتے ہیں کہ میں اہل ثروت کی مداح سرائی کیوں کروں، میں تو اپنے کریم اور سرور عالم (ﷺ) کے در کا فقیر ہوں۔ مرا دین نان کا ''پارۂ نان'' نہیں۔ ''نان'' کا معنی روٹی اور ''پارہ'' یعنی ٹکڑا۔ مطلب یہ کہ میرا دین روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔ الحمد للہ عزوجل میں دنیا کے تاجداروں کے ہاتھ بکنے والا نہیں ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ！　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمَّد

بیداری میں دیدار مصطفیٰ (ﷺ)

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو زیارت نبی رحمت (ﷺ) کی آرزو لیے روضہ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ مولانا نے اس موقع پر وہ

معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مطلع میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمید دکھائی ہے

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں　　تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مقطع میں مذکورہ واقعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیشِ نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا ہے

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا　　تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر سگِ مدینہ عُفِیَ عنہُ نے اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھ دیا ہے۔)

یہ غزل عرض کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور چشمانِ سر سے بیداری میں زیارت حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشرف ہوئے۔ (حیات اعلیٰحضرت ج ۱ ص ۹۲ مکتبۃ باب المدینہ کراچی)

سبحٰن اللہ (عزوجل)! قربان جایئے ان آنکھوں پر کہ جنہوں نے عالم بیداری میں محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار کیا۔ کیوں نہ ہو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ ''فنافی الرسول'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اِس اَمر کا شاہد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

سیرت کی جھلکیاں

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے، اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمّد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا پائے گا۔ (سوانح امام احمد رضا ص ۹۶، مکتبۃ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادہ اعلیٰحضرت حُضور مفتیٔ اعظم ہند مولیٰنا مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمۃ الحنّان ''سامانِ بخشش'' فرماتے ہیں۔

خدا　(عزوجل)　ایک　پر　ہو　تو　اِک　پر　محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اگر　قلب　اپنا　دو　پارہ　کروں　میں

مشائخ زمانہ کی نظروں میں آپ واقعی فنافی الرسول تھے، اکثر فراقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں غمگین رہتے اور سرد آہیں بھرتے رہتے۔ جب پیشہ ور گستاخوں کی گستاخانہ عبارت کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جھنجھلا کر اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو برا کہنا اور لکھنا شروع کر دیں۔ آپ اکثر اس پر فخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اس دور میں مجھے ناموس

رسالتمآب (ﷺ) کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریق استعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رد کرتا ہوں، اس طرح وہ مجھے برا بھلا کہنے میں مصروف ہو جائیں۔ اس وقت تک کے لیے آقائے دو جہاں (ﷺ) کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غرباء کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وقت بھی عزیز واقارب کو وصیت کی کہ غرباء کا خاص خیال رکھنا، ان کو خاطرداری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کھلایا کرنا اور کسی غریب کو مطلق نہ جھڑکنا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر تصنیف وتالیف میں لگے رہتے۔ نماز ساری عمر باجماعت ادا کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوراک بہت کم تھی، اور روزانہ ڈیڑھ دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سوتے سوتے۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۹۶ مکتبۃ المدینہ کراچی)

سونے کا مُنفرد انداز

سوتے وقت ہاتھ کے انگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ انگلیوں سے لفظ ''اللہ'' بن جائے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے، بلکہ داہنی کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے، اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے اس طرح جسم سے لفظ ''محمد (ﷺ)'' بن جاتا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱ص ۹۹، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

یہ ہے اللہ (عزوجل) والوں اور رسول پاک (ﷺ) کے سچے عاشقوں کی ادائیں۔

نام خدا ہے ہاتھ میں نام نبی ہے ذات میں
مہر غلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالیٰ عَلیٰ محمَّد

ٹرین رُکی رہی !

اَعلیٰحضرت ایک بار پیلی بھیت سے بریلی بذریعہ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دومنٹ کے لیے ریل رُکی، مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز کے لیے پلیٹ فارم پر اُترے۔ ساتھی پریشان تھے کہ رَیل چلی جائے گی تو کیا ہوگا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اطمینان سے اذان دلوا کر

جماعت سے نماز شروع کردی، اُدھر ڈرائیور انجن چلاتا ہے لیکن ریل نہیں چلتی، انجن اُچھلتا اور پھر پٹری پر گرتا ہے۔ ٹی ٹی اسٹیشن ماسٹر وغیرہ سب لوگ جمع ہوگئے۔ ڈرائیور نے بتایا کہ انجن میں کوئی خرابی نہیں ہے، اچانک ایک پنڈت جی چیخ اُٹھا کہ وہ دیکھو کوئی دَرویش نماز پڑھ رہا ہے، شاید رَیل اسی وجہ سے نہیں چلتی؟۔ پھر کیا تھا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد لوگوں کا ہجوم ہوگیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطمینان سے نماز سے فارغ ہوکر جیسے ہی ساتھیوں کے ساتھ ریل میں سوار ہوئے تو ریل چل پڑی۔ سچ ہے جو اللہ کا ہوجاتا ہے کائنات اسی کی ہوجاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم وبیش مختلف عنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے۔ لیکن افسوس کہ سب کو نقل نہ کیا جاسکا، جو نقل کرلیے گئے تھے ان کا نام، العطایا النّبویہ فی الفتاوی رضویہ'' رکھا گیا۔ فتاویٰ رضویہ (جدید) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کُل صفحات 21656۔ کل سُوالات و جوابات 6847 اور کل رسائل 206 ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ (جدید) ج ۳۰۔ص ۱۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)۔ ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔

قرآن وحدیث، فقہ منطق اور کلام وغیرہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وسعت نظری کا اندازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاوے کے مطالعے سے ہی ہوسکتا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چند دیگر کتب کے نام درج ذیل ہیں

"سبحٰنُ السُّبُّوح عَن عیبِ کِذبِ مَقبُوع" سچے خدا پر جھوٹ کا بہتان باندھنے والوں کے رد میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے۔

"نُزُولِ آیاتِ فُرقان بسُکونِ زمین و آسمان" اس کتاب میں آپ نے قرآنی آیات سے زمین کو ساکن ثابت کیا ہے۔ اور سائنسدانوں کے اس نظریے کا کہ زمین گردش کرتی ہے رَدّ فرمایا ہے۔

علاوہ ازیں یہ کتابیں تحریر فرمائیں، المُعتَمدالمستند، تجلیُّ الیقین، الکوکبتہ، الشہابیہ سل، اکسیوف، الھندیہ، حیات الاموات وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

ترجمۂ قرآن شریف

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ کا اُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔(سوانح اِمام احمد رضا،ص ۳۷۳، مکتبہ نوریہ، رضویہ سکھر) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمہ کا نام "کنز الایمان" ہے۔جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی (رحمۃ اللہ علیہ) نے حاشیہ لکھا ہے۔

وفات حسرت آیات

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی وفات سے چار (۴) ماہ بائیس (۲۲) دن پہلے خود اپنے وصال کی خبر دے کر ایک آیۂ قرآنی سے سال وفات کا استخراج فرمایا تھا۔وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے۔وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ ترجمہ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دَور ہوگا۔(پ۲۹ الدھر۱۵)

۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو جمعہ مبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ عین اذان کے وقت اِدھر مؤذن نے حَیّ الفَلاح کہا اور اُدھر امام اہلِ سنت ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِ دِ دین ومِلّت حامی سُنت ، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت ، باعثِ خیروبرکت، حضرت علامہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔(اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا الیہ راجعون) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پرانوار بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہ خاص وعام بنا ہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعالىٰ عَلىٰ محمَّد

دربارِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں انتظار

۲۵ صفر المظفر کو بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربار رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پایا۔تمام صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم اجمعین) اوراولیائے عظام (رحمھم اللہ) دربار میں حاضر تھے لیکن مجلس میں سکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے آنے کا انتظار ہے۔شامی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عرض کی، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان کس کا انتظار ہے؟

سیّد عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا .ھمیں احمد رضا کا انتظار ھے . شامی بزرگ نے عرض کیا، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا۔ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔بیداری کے بعد وہ شامی بزرگ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسی روز (یعنی ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ) کو وصال ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں

سرور کائنات (ﷺ) کو یہ کہتے سنا تھا کہ ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔ (سوانح امام احمد رضا۔ص ۳۹۱، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

یا الٰہی (عزوجل) جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشق مصطفٰے (ﷺ) کا ساتھ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمَّد

سلامِ بدرگاہِ خیرُالانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

از: امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

نُور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں (۱۰) کو جنت کا مژدہ ملا!
اِس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مُجتبٰی سیّدُ الاسخیا
راکِبِ دَوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

وہ شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بے کسِ دشتِ غُربت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالِک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التُّقٰی والنُّقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

منقبتِ بَر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

دَورِ باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی
تُو مجدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

تھرتھرائے کانپ اُٹھے باغیانِ مصطفےٰ
قہر بن کے اُن پہ چھایا اے امام احمد رضا

علم کا دریا ہوا ہے موجزن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا

خلق کو وہ فیض بخشا علم سے بس کیا کہوں
علم کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

اے امامِ اہلسنّت! نائبِ شاہ ہُدیٰ!
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا

فیض جاری ہی رہے گا حشر تک تیرا شہا
کام ہے وہ کر دکھایا اے امام احمد رضا

قبر پر ہو بارشِ انوار حق تیری سدا
ہو نبی کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہِ خدا عطارِ عاجز کی دُعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

سگِ غوث ورضا

محمد الیاس قادری رضوی عفی عنہ   ہفتہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ